مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

صبر و استقامت کی اہمیت و فضیلت

قولہ تعالیٰ: یاایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصابرین...... الی قولہ' واولئک ھم المھتدون (البقرہ 153 تا 157)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں' مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر فاقہ کشی' جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔ انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی۔ اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست (رو ہیں)۔''

مذکورہ آیات کے علاوہ قرآن حکیم کی دیگر متعدد آیات میں صبر کا حکم اور اس کی اہمیت و فضیلت واضح کی گئی ہے۔ صبر کی کئی اقسام ہیں۔ ایک قسم ہے دنیوی آفات و مصائب اور نقصانات کو قضائے الٰہی سمجھ کر برداشت کر لینا اور ان پر جزع و فزع و ماتم کرنا اور نہ زبان سے ایسی بات نکالنا' جس میں اللہ کی ناراضگی کا پہلو ہو۔ اس کو تسلیم و رضا بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم ہے جہاد کی۔ مشقتوں اور تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہنا' راہ فرار اختیار نہ کرنا' یہ شجاعت و مردانگی اور شیوہ مسلمانی ہے۔ تیسری قسم ہے اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں جو آزمائشیں' جن لذتوں اور دنیوی مفادات کی قربانی دینی پڑے' جو ملامتیں سننی پڑیں' ان میں سے کسی چیز کی پرواہ نہ کی جائے بلکہ سب کو اللہ کی رضا کے لیے برداشت کیا جائے۔ اسے استقامت بھی کہتے ہیں۔

انبیاء کرام اور ان کے پیروکاروں کی سیرت و کردار پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صبر و استقامت ہی ان کی کامیابی و کامرانی کی ضمانت تھی اور آج بھی اگر ہم کامیابی' فوز و فلاح حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر صبر و استقامت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ اس لیے اللہ رب العزت نے تمام اولوالعزم رسل کو صبر کا حکم دیا۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل)** اور صبر و استقامت پر اللہ نے یہ خوشخبری دی ہے۔ **(انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب)** کہ صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر دیا جائے گا۔ بغیر حساب کے۔

قرآنی آیات کے علاوہ احادیث میں بھی صبر کی اہمیت و فضیلت واضح کی گئی ہے۔ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے خوشحالی نصیب ہو' اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے تو یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔ یعنی اس میں اجر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے' تو صبر کرنا بھی اس کے لیے بھی بہتر ہے (کیونکہ صبر بھی بجائے خود نیک عمل اور باعث اجر ہے) (متفق علیہ)

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے **(وما اعطی احد عطاء خیر اوسع من الصبر)** (متفق علیہ) یعنی صبر کی توفیق جسے دی جائے تو سمجھ لو کہ اس سے بہتر اور عمدہ نعمت کسی کو نہیں ملی۔

علاوہ ازیں ایک اور حدیث میں ارشاد گرامی ہے کہ جب کسی مسلمان کا کوئی چھوٹا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی روح قبض کرنے والے فرشتوں سے اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی اور اس کے کلیجے کے ٹکڑے کو اس سے چھین لیا۔ بتلاؤ اس نے کیا کہا۔ فرشتے جواب دیتے ہیں اے اللہ اس نے **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھا۔ تیری تعریف اور حمد میں مصروف رہا۔ اس وقت اللہ عزوجل حکم دیتے ہیں **ابنوا العبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد** یعنی میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مصائب و تکالیف اور آزمائشوں میں صبر جمیل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔